بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 15 اپریل 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جنگوں کے متعلق حوالہ جات سے پہلے بتایا گیا تھا کہ جن لوگوں کو سزا دی گئی تھی اس کی وجہ ان کی ارتداد نہیں تھی بلکہ ان کی سرکشی اور بغاوت اس کی حقیقی وجہ تھی۔ اس ضمن میں زمانہ کے حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب سر الخلافۃ میں بیان کیا ہے۔ آپ علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ اہل تحقیق سے یہ مخفی نہیں ہے کہ آپ کی خلافت کا وقت خوف اور مصائب کا وقت تھا۔ جب رسول اللہ صلعم نے وفات پائی تو اسلام او ر مسلمانوں پر مصائب ٹوٹ پڑے۔ بہت سے منافق مرتد ہو گئے اور مرتدوں کی زبانیں دراز ہو گئیں۔ بعض نے دعویٰ نبوت کر دیا۔ یہاں تک کہ مسیلمہ کذاب کے پاس ایک لاکھ کے قریب جاہل اور بد کر دار آدمی مل گئے۔ ایسے وقت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور آپ رو رو کر اپنے اللہ سے اسلام اور مسلمانوں کی خیر کی دعا مانگتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب میرے والد خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے اس قدر مصائب کا سامنا کیا اور مرتدین اور منافقین سے ایسی بغاوت کا سامنا کیا کہ اگر یہ مصائب پہاڑوں پر پڑتے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہاں تک کہ اللہ کی مدد آ پہنچی اور جھوٹے نبی اور مرتد ہلاک کر دئے گئے۔ فتنے دور ہو گئے اور معاملے کا فیصلہ ہو گیا اور اللہ نے مومنوں کو آفت سے بچا لیا اور ان کی خوف کی حالت امن میں بدل دی۔ اور اپنے بندے ابو بکر صدیق کی مدد فرمائی۔

بغاوت کرنے والوں میں دو قسم کے گروہ تھے۔ ایک وہ تھے جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا۔ اور دوسرا گروہ وہ تھا جنہوں نے کھلی بغاوت کر دی تھی اور جنگ شروع کر کے مسلمانوں کو ہلاک کر رہے تھے۔ چنانچہ تاریخ میں ذکر ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کی واپسی کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان باغیوں کے خاتمے کیلئے فوج کے ساتھ باہر نکل کر ان سے جنگ کی۔

اس وقت صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی یہ رائے تھی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خود جنگ میں شامل نہ ہوں۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر آپ سے فرمایا کہ اللہ کی قسم، اگر آپ کی جان کو نقصان پہنچا تو آپ کے بعد اسلام کا نظام نہ رہیگا۔ چنانچہ ذوالقصہ کے مقام سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ واپس مدینہ آ گئے اور فوج کو بھیج دیا۔ ذوالقصہ کے مقام سے حضرت ابو بکر نے 11 جھنڈے باندھے اور 11 گروہ

مختلف مقامات میں فتنہ کے کچلنے کیلئے بھیجے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہر دستہ کے امیر کو حکم دیا کہ جہاں سے گزریں وہاں کے طاقتور مسلمانوں کو اپنے ساتھ لیں۔ تاریخ دانوں نے ان جنگوں میں کامیابی کی بڑی وجہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عمدہ تدبیر کو قرار دیا ہے کہ آپ نے وقت پر تمام گروہوں کے خلاف قدم اٹھایا اور دشمنوں کو اکٹھے نہ ہونے دیا۔

اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تمام عربوں کے نام ایک عام خط بھی لکھا اور حکم دیا کہ اس خط کو ہر مجمع میں پڑھ کر سنایا جائے۔ اس خط میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ یہ خط خلیفۃ الرسول صلعم کی طرف سے ہر شخص کیلئے ہے خواہ وہ اسلام پر قائم ہے یا اس سے پھر گیا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ واحد لا شریک ہے۔ اور محمد صلعم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ جو تعلیم آپ صلعم لیکر آئے اس کا ہم اقرار کرتے ہیں۔ اور جس نے اس کا انکار کیا اسے ہم کافر قرار دیتے ہیں اور اس سے جہاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلعم کو مبشر اور نذیر اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا۔ اپنی ذمہ داری کو پورا کر کے رسول اللہ صلعم وفات پا گئے۔ میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلعم کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرو اور اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑ رکھو۔ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ تم میں سے بعض نے اسلام قبول کرنے کے بعد اللہ کو دھوکہ دیتے ہوئے اور شیطان کی اتباع کرتے ہوئے اپنے دین سے ارتداد اختیار کر لیا ہے۔ میں نے بعض لوگوں کو تمہاری طرف بھیجا ہے اور انہیں حکم دیا ہے کہ کسی ایسے شخص سے جنگ نہ کریں جو ان حرکتوں سے باز آ گئے ہیں اور ہدایت کو قبول کرنے والے ہیں۔ اور جو انکار کریں ان سے جنگ کریں اور باقی نہ رہنے دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جن لوگوں سے جنگ کی گئی اس کی حقیقی وجہ یہ تھی کہ وہ اسلامی ریاست کے باغی تھے اور لوگوں پر ظلم کرنے والے اور قتل و غارت میں ملوث تھے۔